1511 ـ كچھ بيٹوں كووراثت دينے كي وصيت كرنے كا حكم

سوال

ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ آيا كسي شخص كےليے يہ جائز ہے كہ وہ اپنے كسي بيٹے كووراثت دينے سے منع كردے اس ليے كہ اس شخص اور اس كے داماد كےمابين كچھ مشكلات پيدا ہوچكي ہيں ، اور كيا يہ ممكن ہے كہ ان مشكلات كوسبب بناتے ہوئے وہ اپني كسي بيٹي كووراثت دينے سے منع كردے؟
اور اگر كسي شخص كےدس بيٹے ہوں تو كيا وہ كسي ايك كو دوسروں سے زيادہ دے سكتا ہے ، حالانكہ وہ خود ابھي بقيد حياۃ ہے مثلا وہ كوئي مكان يا زمين بيٹے كےنام كروا دے اور يہ كہے كہ ايسا كرنا حرام نہيں اس ليے كہ يہ مال اس كااپنا ہے اور اس ميں كسي كو بھي دخل اندازي كا حق نہيں ؟ !

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ وصيت ناجائز ہے كيونكہ يہ اقتضاء شرعي اور عدل كےخلاف ہے جس كا حكم اللہ تعالي نےديا ہے اور خاص كراولاد كےمابين عدل كرنا ضروري ہے فرمان باري تعالي ہے:

ماں باپ اور عزيزواقارب كےتركہ ميں مردوں كاحصہ ہے اور عورتوں كا بھي جومال ماں باپ اور عزيز واقارب چھوڑ كرمريں خواہ وہ مال كم ہو يا زيادہ اس ميں حصہ مقرر كيا ہوا ہے النساء (7)

پھر اللہ تعالي كا يہ بھي فرمان ہے :

اللہ تعالي تمہيں تمہاري اولاد كےمتعلق حكم كرتا ہے كہ ايك لڑكے كا حصہ دولڑكيوں كےبرابر ہے اور اگر صرف لڑكياں ہي ہوں اور دو سے زيادہ ہوں تو انہيں مال متروكہ كا دوتہائي ملےگا ، اور اگر ايك ہي لڑكي ہوتو اس كے ليے آدھا ہے ، اور ميت كےماں باپ ميں سے ہر ايك كےليے اس كےچھوڑے ہوئے ميں سے مال كا چھٹا حصہ ہے اگر اس ميت كي اولاد ہو ، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث بنتےہوں تو اس كي ماں كےليےتيسرا حصہ ہے ، ہاں اگر ميت كےكئي ايك بھائي ہوں تو پھر اس كي ماں كا چھٹا حصہ ہے ، يہ حصے اس وصيت (كي تكميل) كےبعد ہيں جومرنےوالا كرگيا ہويا قرض كي ادائيگي كے بعد ، تمہارے باپ ہوں يا تمہارے بيٹے تمہيں نہيں معلوم كہ ان ميں سے كون تمہيں نفع پہنچانے ميں زيادہ قريب ہے ، يہ حصے اللہ تعالي كي طرف سےمقرر كردہ ہيں بلاشبہ اللہ تعالي پورے علم والا اور كامل حكمتوں والا ہے النساء (11)

پھر اللہ تعالي نے ان لوگوں کو جو وراثت کي تقسيم ميں اس کي مخالفت کرتے ہيں اور اس کے حکم سے کھيلتے ہيں انہيں دھمکاتے ہوئے فرمايا:

اور جوکوئي بھي اللہ تعالي اور اس کے رسول صلي اللہ عليہ وسلم کي نافرماني اور اس کي حدود سے تجاوز کرے اللہ تعالي اسے جہنم ميں پھينکے گا وہ اس ميں ہميشہ رہے گا اور اس کے ليے ذلت ورسوائي والا عذاب ہے النساء (14)

لھذا جس نے بھي اپني اولاد ميں سے کسي ايك کووراثت سے روکا يا انہيں ان کے حق سے کم ادا کيا يا کسي کوان کے شرعي حق سے زيادہ ديا يا کسي ايسے شخص کوورثاء ميں شامل کيا جووراثت ميں وارث نہيں تھا تو وہ شخص گنہگار اور کبيرہ گناہ کا مرتکب ہے .

اور اسي طرح کسي وارث کے ليے وصيت کرنا بھي جائز نہيں اس ليے کہ اس کا شرعي حق مقرر کيا جاچکا ہے اس کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

ابوامامۃ رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتے ہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : بلاشبہ اللہ تعالي نے ہرحقدار کواس کا حق دے ديا ہے لھذا کسي وارث کے ليے وصيت نہيں کي جاسکتي . اسے امام احمد ، ابوداود اور امام ترمذي نے روايت کيا ہے ديکھيں سنن ترمذي (2046)

اور اگر شرعي طور پر ايسا ثبوت مل جائے جس کي بنا پر اولاد ميں سے کوئي ايك کافر ہو مثلا باپ کي وفات کے وقت وہ بے نماز تھا اور بالکل نماز ادا نہيں کرتا تھا تو پھر انہيں باپ کي وراثت ميں سے کچھ نہيں ملے گا اگرچہ اس نے اس کي وصيت نہ بھي کي ہوکيونکہ نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا فرمان ہے :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہيں . متفق عليہ .

اور رہا مسئلہ اولاد ميں سے کسي ايك کو دوسروں کے علاوہ بغير کسي شرعي سبب کے عطيہ اور ھديہ دينا تويہ بھي حرام اور ظلم ہے ، اور اس سے بھائيوں ميں ايك دوسرے کے خلاف حسد اور بغض پيدا ہوگا ، اس کے حرام ہونے کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے جسے بخاري اور مسلم رحمھمااللہ نے روايت کيا ہے :

نعمان بن بشير رضي اللہ تعالي عنہما بيان کرتے ہيں کہ ان کے والد انہيں نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کے پاس لائے اور کہنے لگے: ميں نے اپنے اس بيٹے کو اپنا غلام ہبہ کيا ہے تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

کيا تونے اپنے سب بيٹوں کواس طرح ديا ہے ؟ توانہوں نے جواب نفي ميں ديا تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے : اسے واپس لے لو .

اور مسلم کے الفاظ ہيں کہ: اللہ تعالي سے ڈرو اور اپني اولاد کے مابين عدل وانصاف سے کام لو ، تو ميرے والد نے وہ

صدقہ واپس لے لیا .

اور ايك روايت ميں نعمان رضي اللہ تعالي عنہ سے مروي ہے كہ: ميرے والد مجھے نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كے پاس لے كر گئے اور انہيں كہنے لگے اے اللہ كے رسول صلي اللہ عليہ وسلم آپ گواہ رہيں كہ ميں نے نعمان كو اپنے مال سے اتنا كچھ ديا ہے ، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے: كيا تو نے اپنے سب بيٹوں كو نعمان جتنا مال ديا ہے ؟ تو انہوں نے كہا نہيں رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا اس پر ميرے علاوہ كسي اور كوگواہ بناؤ، پھر فرمانے لگے: كيا تو يہ پسند كرتا ہے كہ وہ سب تيرے ساتھ حسن سلوك كرنے ميں برابر ہوں ؟ وہ كہنے لگے كيوں نہيں تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے تو پھر اس طرح نہيں . صحيح مسلم (3159)

ليكن اگر اولاد ميں سے كسي ايك كو كسي شرعي سبب كي بنا پر عطيہ اور ہبہ كيا جائے مثلا فقر يا اس پر قرض ہو يا بيماري سے علاج كا خرچہ وغيرہ تواس ميں كوئي حرج نہيں ہے .

اللہ تعالي كوہي زيادہ علم ہے ، اور اللہ تعالي ہمارے نبي محمد صلي اللہ عليہ وسلم اور ان كي آل اور صحابہ كرام پر اپني رحمتيں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .